بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کھڑے ہو کر کھانا اور پینا خلافِ سنّت ہے

جماعت المسلمین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیٹھ کر پینا چاہیئے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پینے کے کچھ آداب بتائے ہیں۔ مثلاً جب پیئے تو بسم اللہ کہہ کر پیئے، تھوڑا سا پینے کے بعد سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے اور الحمد للہ کہے، پھر بسم اللہ کہہ کر پیئے، پھر سانس لے (یعنی تین سانس میں پیئے درمیان میں دو مرتبہ سانس لے) آخر میں یہ دعاء پڑھے :- اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَ سَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَ جَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا۔

(رواہ الطبرانی فی الاوسط وسندہ حسن)

ایک سانس میں نہ پیئے (مستدرک حاکم وسندہ صحیح)۔ سیدھے ہاتھ سے پیئے اُلٹے ہاتھ سے ہرگز نہ پیئے (صحیح مسلم)۔ مشک کے دہانے سے نہ پیئے (صحیح بخاری وصحیح مسلم) مشک کو اس طرح لٹکا کر نہ پیئے کہ دہانہ نیچے ہو۔ (صحیح بخاری وصحیح مسلم) برتن میں نہ سانس لے اور نہ پھونک مارے (صحیح مسلم وترمذی وصححہ) سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے دور رکھے، وغیرہ وغیرہ (رواہ الترمذی وصححہ)

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر پینے کا حکم دیا ہے اور کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

کھڑے ہو کر پینے پر دھمکایا

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَجَرَ عن الشرب قائمًا (صحیح مسلم باب کراہۃ الشرب قائمًا $\frac{۳}{۱۷۰۰}$)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے پر دھمکایا ہے۔

قارئین کرام کسی بُری بات یا غلط حرکت یا نازیبا فعل پر ہی ڈرایا دھمکایا یا ڈانٹا جاتا ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل افعال پر ڈرایا دھمکایا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

زجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد (رواہ احمد $\frac{۳}{۳۴۱}$، الفتح الربانی جزء اول ص۲۱۸، وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھمکایا، یہ کہ رُکے ہوئے پانی میں پیشاب کیا جائے۔

زجر النبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ان تصل المرأۃ برأسہا شیئًا (رواہ احمد $\frac{۳}{۳۸۷،۳۹۱}$ وسندہ صحیح)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھمکایا کہ عورت اپنے بالوں میں کسی قسم کا جوڑ لگائے۔

جس طرح رُکے ہوئے پانی میں پیشاب نہیں کر سکتے، عورت اپنے بالوں میں جوڑ نہیں لگا سکتی اِسی طرح کھڑے ہو کر پانی بھی نہیں پی سکتے۔

کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئے اگر بھولے سے پی لے تو قے کر دے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یشربن احد کم قائمًا فمن نسی فلیستقئ (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم میں سے کوئی شخص کھڑے ہو کر ہرگز نہ پیئے۔ جو شخص بھولے سے پی لے، اس کو چاہیئے کہ وہ قے کر دے۔

قارئین کرام آپ نے دیکھا کتنی سخت ممانعت ہے۔ آپ فرما رہے ہیں اگر کوئی شخص بھولے سے یا غلطی سے کھڑے ہو کر پی لے تو اس کو قے کر دینی چاہیئے۔

یہ بات سب جانتے ہیں کہ بھول اور غلطی میں پکڑ نہیں ہوتی یا کسی جگہ اتنی سختی سے گرفت نہیں کی گئی جتنی سختی سے یہاں گرفت کی جا رہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ضرور کوئی شیطانی عمل ہے جو بھول میں بھی معاف نہیں ہو رہا ہے۔

کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضؓ کہتے ہیں :-

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ رأی رجلاً یشرب قائمًا فقال لہ قِہ قال لِمَ؟ قال الیسرك ان یشرب معك الھر قال لا قال فانہ قد شرب معك من ھو شرٌ منہ الشیطان۔

(اخرجہ احمد والدارمی ۲/۳۵ والطحاوی فی مشکل الاثار ۲/۱۹، الاحادیث الصحیحہ للالبانی حدیث ۱۷۵)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہو کر پی رہا ہے۔ آپ نے اس شخص سے فرمایا قے کر دو، اس شخص نے کہا کیوں؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ تمہارے ساتھ بلّا پیئے؟ اس شخص نے کہا: نہیں، آپ نے فرمایا: تمہارے ساتھ اس نے پیا جو اس کے مقابلہ میں زیادہ شریر ہے یعنی شیطان نے۔

کھڑے ہو کر پینے سے پیٹ میں خرابی پیدا ہوتی ہے روحانی بیماری پیدا ہوتی ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قال رسول اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم لو یعلم الذی یشرب وھو قائم ما فی بطنہ لاستقاء

(رواہ احمد الفتح الربانی جزء ۱۷ ص۱۱۱ ورواہ البزار والاحادیث الصحیحہ حدیث ۱۷۶ ومصنف عبدالرزاق ۱۰/۴۲۷ وسندہ صحیح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو شخص کھڑے ہو کر پیتا ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کے پیٹ میں کیا ہے تو وہ ضرور قے کر دے۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہو کر پینے والے کے ساتھ شیطان پیتا ہے۔ کھڑے ہو کر پینا شیطانی عمل ہے۔ کھڑے ہو کر پینے والے کو اگر یہ معلوم ہو جائے کہ کھڑے ہو کر پینے سے کس قدر پیٹ میں خرابیاں پیدا ہوتی ہیں تو وہ ان خرابیوں کے خوف سے وہ تمام چیزیں باہر نکال دے گا جو اس نے اندر لی ہیں یعنی قے کر دے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر پینے کا حکم دیا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابوہریرہ جاؤ اور اصحابِ الصفّہ کو بلا لاؤ کیونکہ اصحابِ صفّہ بھی بھوکے ہیں، تم بھی بھوکے ہو اور میں بھی بھوکا ہوں۔ حضرت ابوہریرہؓ اصحابِ صفّہ کو بلا لائے اور اصحابِ صفّہ نے دودھ پیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ اب میں اور تم رہ گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا:۔

اقعد فاشرب فقعدت فشربت (صحیح بخاری وفتح الباری ۱۱/۲۸۲)
بیٹھ جاؤ، پھر پیو، پھر میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا۔

قال اجلس فاشرب (صحیح مسلم)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، پھر پیو۔

حضرت جارود بن مُعلّی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشرب قائماً (رواہ الترمذی وسندہ حسن ۴/۲۶۶)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔

الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے کو شیطانی عمل بتایا، دھمکایا، قے کرنے کا حکم دیا، ممانعت فرمائی کہ یہ فعل کسی بھی طرح جائز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے بیٹھ کر پینے کا حکم دیا ہے۔

اب کچھ ایسی احادیث جن میں کھڑے ہو کر پینے کا ثبوت ملتا ہے۔ وضاحت ملاحظہ فرمایئے۔

غلط فہمی بعض حضرات کہتے ہیں: صحیح بخاری میں کھڑے ہو کر پینے کا ثبوت ملتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر پیا اور بتایا کہ یہ سنّت ہے۔

ازالہ حدیثِ علیؓ درجِ ذیل ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:۔

انہ صلی الظھر ثم قعد فی حوائج الناس فی رحبة الکوفة حتی حضرت صلوٰة العصر ثم اتی بماءٍ فشرب وغسل وجھه ویدیه وذکر رأسه ورجلیه ثم قام فشرب فضله وھو قائم ثم قال ان ناسا یکرھون الشرب قائماً وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع مثل ما صنعت (صحیح بخاری باب الشرب قائماً وفتح الباری ۱۰/۸۱)

انہوں نے ظہر کی نماز پڑھی پھر لوگوں کی ضرورت کے لئے کوفہ کی دہلیز پر بیٹھ گئے، یہاں تک کہ نمازِ عصر کا وقت ہو گیا پھر پانی لایا گیا، پھر پانی پیا اور اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئے۔ پھر انہوں نے سر اور پیر دھونے کا ذکر کیا، پھر (حضرت علیؓ) کھڑے ہوئے اور (وضوء) کا بچا ہوا پانی پیا اس حال میں کہ وہ کھڑے ہوئے تھے، پھر کہا کہ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو برا سمجھتے ہیں، بیشک میں نے اس طرح کیا جس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔

مندرجہ بالا حدیث سے درجِ ذیل مسائل ثابت ہوئے:۔

① وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پی سکتے ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمائیں، اپنی امّت کو ڈرائیں دھمکائیں، بھول میں بھی معافی کی رخصت نہ دیں اور خود کھڑے ہو کر پئیں۔ ہرگز آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ ضرور کھڑے ہو کر پینے کا فعل پہلے کا ہے اور بیٹھ کر پینے کا حکم بعد کا۔

(۲) قارئینِ کرام یہ بات بھی قابلِ غور ہے کہ جب حضرت علیؓ نے وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا تو لوگوں نے حضرت علیؓ کے اس فعل پر تعجب کیا کہ پانی بیٹھ کر پیا جاتا ہے اور حضرت علیؓ کھڑے ہو کر پی رہے ہیں۔ یعنی لوگوں کے نزدیک پانی بیٹھ کر پینا سنّت تھا، ورنہ تعجب کی کون سی بات تھی، جب پانی بیٹھ کر بھی پیا جاتا تھا اور کھڑے ہو کر بھی پیا جاتا تھا تو لوگوں کو کراہت اور تعجّب نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ لہٰذا لوگوں کا تعجّب کرنا بیٹھ کر پینے پر دلالت کرتا ہے۔

مزید احادیث ملاحظہ فرمائیے :۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا۔

فشرب وھو قائمٌ قال انه بلغني ان اقواما يكرھون (رواہ احمد وغیرہ وسندہ صحیح)

پھر وضوء کا (بچا ہوا) پانی کھڑے ہو کر پیا، حضرت علیؓ نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ (میرے اس فعل) کو بُرا سمجھتے ہیں۔

یعنی لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس فعل کو مکروہ سمجھا۔

حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں :۔

دعاني ابي عليٌّ بوضوء فقربته لهٗ فبدأ فغسل كفيه ثلاث مرات ..... ثم قام قائمًا فقال: ناولني فناولتهُ الاناء الذى فيه فضل وضوئه فشرب من فضل وضوئه قائمًا فعجبت فلما رأني قال لا تعجب فاني رأيت اباكَ النبي صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتني صنعت يقول لوضوئه هٰذا وشرب فضل وضوئه قائمًا (رواہ النسائیؒ باب صفة الوضوء ۱/۴۹ وسندہ صحیح)

میرے والد حضرت علیؓ نے مجھ سے وضوء کا پانی منگوایا۔ میں نے ان کے پانی کو قریب کر دیا۔ انہوں نے وضوء شروع کیا اپنے دونوں ہاتھ کف تک تین مرتبہ دھوئے .... پھر کھڑے کھڑے (انہوں نے) مجھ سے کہا کہ یہ پانی مجھے دو۔ میں نے وہ برتن جس میں ان کے وضوء کا بچا ہوا پانی تھا ان کو دے دیا انہوں نے اپنے وضوء کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پیا (حضرت حسینؓ کہتے ہیں کہ) مجھے تعجّب ہوا۔ جب انہوں نے مجھے تعجّب زدہ دیکھا تو حضرت علیؓ نے کہا (اے حسینؓ) تعجّب نہ کرو میں نے تمہارے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی کے مثل جیسا تم نے مجھے کرتے ہوئے دیکھا ہے، کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اپنے اس وضوء کے سلسلہ میں اور اپنے اس وضوء کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پینے کے سلسلہ میں کہہ رہے تھے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا اپنے والد علی رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر تعجّب کرنا اور حیرت سے دیکھنا بجا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں :۔

عن علي انه شرب قائمًا فرأى الناس كأنهم انكروه (رواہ احمد وفتح الباری ۱۰/۸۲ وسندہ حسن)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کھڑے ہو کر پیا۔ لوگوں نے دیکھا گویا کہ انہوں نے (حضرت علیؓ کے اس فعل) کا انکار کر دیا۔

لوگ کراہت کر رہے ہیں، انکار کر رہے ہیں، حضرت حسین رضؓ تعجب کر رہے ہیں تو یہ کام کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ مزید برآں اگر لوگ کراہت نہ کرتے، انکار نہ کرتے اور تعجب نہ کرتے تو وضوء کا بچا ہوا پانی وضوء کرنے کے بعد پی سکتے تھے لیکن لوگوں کے انکار نے، کراہت نے اور تعجب نے کھڑے ہو کر پینے کو کالعدم کر دیا اور سونے پر سہاگا یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرما دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے بعد کھڑے ہو کر کون پی سکتا ہے۔ کس کی مجال ہے۔

(۳) پھر یہ بات بھی قارئین کرام اپنے پیش نظر رکھئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اور فعل میں کسی قسم کا بظاہر تضاد دکھائی دے تو ہم قول یعنی حکم کے پابند ہوں گے نہ کہ آپ کے فعل کے۔ حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے ہے اور فعل آپ کے لئے۔ اگر ہم حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل نہیں کریں گے تو گنہگار ہوں گے۔ اگر ہم فعل پر عمل نہیں کریں گے تو گنہگار نہیں ہوں گے کیونکہ فعل ہمارے لئے نہیں ہے۔ لہٰذا بیٹھ کر پیجیئے۔

وہ احادیث جن میں آپؐ نے بیٹھ کر بھی پیا اور کھڑے ہو کر بھی پیا ہے

۱۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

شرب قائمًا فنظر الیہ الناس کأنھو انکروہ فقال ماتنظرون ان اشرب قائمًا فقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائمًا و ان اشرب قاعدًا فقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاعدًا (رواہ احمد والفتح الربانی جزء ۱۷ ص۱۱۱ وسندہ صحیح)

حضرت علیؓ نے کھڑے ہو کر پیا۔ لوگوں نے ان کے اس فعل کا انکار کیا حضرت علیؓ نے کہا تم لوگ (حیرت سے) کیا دیکھتے ہو، اگر میں کھڑے ہو کر پیتا ہوں تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا ہے اور اگر میں بیٹھ کر پیتا ہوں تو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھ کر پیتے ہوئے بھی دیکھا ہے۔

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائمًا و قاعدًا (رواہ الطبرانی فی الاوسط ورجالہ ثقات وسندہ صحیح ولہ شواہد)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا۔

۳۔ عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے روایت ہے، کہتے ہیں :-

رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائمًا وقاعدًا (رواہ احمد ۲/۱۷۹ والترمذی ۴/۲۹۷ وصحہ)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیتے ہوئے دیکھا ہے۔

مندرجہ بالا تینوں احادیث فعلی ہیں۔ لہٰذا حجت بھی نہیں بحث اوپر پڑھیئے۔ نقل ہم نے اس لئے کی ہیں کہ آپ حضرات دھوکا نہ کھائیں۔ مزید برآں یہ احادیث آپ کے حکم دینے سے پہلے کی ہوں گی۔ لہٰذا منسوخ ہیں۔

ایک دو مثالیں قول اور فعل کی ملاحظہ فرمائیے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الجمعۃ رکعتین (صحیح مسلم کتاب الجمعۃ باب الصلوٰۃ بعد الجمعۃ ۱/۲۸۸)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔

تو کیا ہم بھی جمعہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھ سکتے ہیں؟ قارئین کرام ہم دو رکعت نماز سنت نہیں پڑھ سکتے کیونکہ یہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔ قولی حدیث میں ہمیں جو حکم ملا ہے وہ جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھنے کا ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ وسلم اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل بعدھا اربعًا (صحیح مسلم ۲/۲۸۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھے تو اس کو چاہیئے کہ جمعہ کے بعد چار رکعت نماز پڑھے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّیْتُم بَعْدَ الْجُمُعَۃِ فَصَلُّوْا اَرْبَعًا (صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعت نماز پڑھو۔

الغرض جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت سنّت پڑھنا فرض ہے اگر دو رکعت پڑھیں گے تو گنہگار رہوں گے کیونکہ یہ دو رکعت ہمارے لئے نہیں ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یوتر بواحدۃٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رکعتین یقراء فیھا وھو جالس فَإِذا اراد ان یرکع قام فرکع (رواہ ابن ماجہ فی الزوائد ھذا اسنادہ صحیح ورجالہ ثقات ۱/۳۷۸)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔ پھر دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ ان دونوں میں قرأت فرماتے تھے اس حال میں کہ آپ بیٹھے ہوتے۔ پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے۔

مندرجہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ وتر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔ تو کیا ہم بھی پڑھ سکتے ہیں؟ جی نہیں۔ ہم نہیں پڑھ سکتے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فعل ہے۔ ہمیں جو حکم ملا ہے وہ یہ ہے کہ ہم وتر کو رات کی نماز کے آخر میں ادا کریں۔

حضرت عبد اللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اجعلوا اٰخر صَلٰوتکم باللیل وترًا (صحیح مسلم ۱/۵۱۸)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اپنی رات کی نماز کے آخر میں وتر کو بناؤ۔

اس حکم کی موجودگی میں ہم وتر کے بعد دو رکعت نہیں پڑھ سکتے اگر ہم پڑھیں گے تو حکمِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں گے۔ ہمیں جو حکم ملا ہے وہ یہ ہے کہ رات کی نماز کے آخر میں وتر کو پڑھنا ہے۔ کیونکہ قول ہمارے لئے ہے اور فعل آپ کے لئے لہٰذا کھڑے ہو کر پینے کا فعل آپ کیلئے ہے یا حکم دینے سے پہلے کا ہوگا جیسا کہ سابقہ اوراق میں ہم بتا چکے ہیں۔

غلط فہمی بعض لوگوں کا کہنا ہے :- حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا تھا۔ اب آپ حضرات صحیح بخاری کی حدیث کیوں نہیں مانتے۔

ازالہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ والی حدیث درجِ ذیل ہے :-
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

سقیت رسول اللہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من زمزم فشرب وھو قائمٌ (فتح الباری شرح صحیح بخاری ۳/۴۹۲)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا۔ آپ نے پیا اس حال میں کہ آپؐ قائم تھے۔

اس حدیث کے متن میں لفظ "قائمٌ" آیا ہے۔ جس سے یہ مغالطہ ہوتا ہے کہ آپؐ نے کھڑے ہو کر زمزم پیا۔ لیکن حافظ

ابنِ حجرؒ کہتے ہیں کہ اونٹ کھڑا تھا اور آپؐ اونٹ پر بیٹھے تھے۔

حافظ ابنِ حجر عسقلانی کہتے ہیں :۔

ای ما شرب قائمًا۔ لانه کان هیئئذ راکبا انتهی (فتح الباری، باب ماجاء فی زمزم ۳/۴۹۳)

یعنی آپ نے کھڑے ہو کر نہیں پیا، اس لئے کہ آپ اس وقت سوار تھے۔

حضرت عاصم الاحول کہتے ہیں :۔

فذکرت ذٰلك لعکرمة فحلف بالله ما فعل وفی روایة البخاری فحلف عکرمة ما کان یومئذٍ الا علی بعیرٍ (صحیح بخاری کتاب الحج ورواہ ابن ماجہ کتاب الاشربۃ ۲/۱۱۳۲)

میں نے اس بات کا ذکر حضرت عکرمہ سے کیا (کہ آپؐ نے زمزم کھڑے ہو کر پیا تھا) حضرت عکرمہ نے کہا اللہ کی قسم آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپؐ تو اس دن اپنی سواری سے اُترے ہی نہیں۔

حضرت عکرمہؒ بہت بڑے تابعی امام ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگردِ خاص ہیں۔ وہ اس بات کو قسم کھا کر بیان کر رہے ہیں کہ آپ اس دن اپنی سواری سے اُترے ہی نہیں۔ حضرت عکرمہؒ کے اس بیان سے امام ابنِ حجرؒ کی بات کی بھی تائید ہوتی ہے کہ قائمٌ راکبٌ کے معنی میں ہے۔

حضرت عکرمہؒ کی بات کی تائید درجِ ذیل صحیح بخاری کی حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

عن عکرمة عن ابن عباس رضی الله عنهما ان رسول الله صلّی الله علیه وسلم جآء الی السقایة فاستسقی فقال العباس یافضل اذهب الی امّك فات رسول اللهِ صلی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بشراب من عندها فقال اسقنی قال یارسول الله انهم یَجْعَلُوْنَ ایدیهم فیه قال اسقنی فشرب منه ثمّ اُتی زمزم وهم یسقون ویعملون فیها فقال اعملوا فانکم علی عمل صالح ثمّ قال لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی هذه یعنی عاتقه واشار الی عاتقه (فتح الباری، شرح صحیح بخاری ۳/۴۹۱)

عکرمہؒ سے، ابن عباسؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حاجیوں کو آبِ زمزم پلانے والوں کے پاس آئے۔ آپ نے آبِ زمزم طلب کیا) پھر حضرت عباسؓ نے کہا: اے فضل تم اپنی والدہ کے پاس جاؤ اور ان کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی لے آؤ۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس میں سے ہی پلا دو۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس میں لوگ ہاتھ وغیرہ ڈال دیتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: مجھے اس میں سے ہی پلا دو۔ پھر آپؐ نے پیا۔ پھر آپ زمزم کے پاس آئے اس حال میں کہ لوگ زمزم پلا رہے تھے اور اس میں کام وغیرہ کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: تم ایک نیک کام کر رہے ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اگر مجھے (اس بات کا خوف) نہ ہوتا کہ تم مغلوب کر دئیے جاؤ گے تو میں (سواری سے) اترتا اور یہ رسّی اپنی گردن میں ڈالتا اور آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

مندرجہ بالا احادیث میں خطِ کشیدہ الفاظ قابلِ غور ہیں، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے اترنے کی خواہش کر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ آپ اپنی سواری سے اترے نہیں۔ حضرت عکرمہؒ نے جو قسم کھا کر بتایا تھا کہ آپؐ اپنی سواری سے اترے نہیں۔ یہ حدیث ان کی بات کو تقویت دیتی ہے۔ الغرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم سواری پر بیٹھ کر پیا تھا کھڑے ہو کر نہیں پیا تھا۔

ایک اشکال اور اس کا ازالہ

حضرت عکرمہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے نہیں اُترے مگر ابوداؤد کی درج ذیل حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ سواری سے اُترے تھے، کہیں قارئین کو دھوکا نہ ہو جائے۔ لہٰذا ہم وضاحت کئے دیتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے :-

أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم مکۃ و ھو یشتکی فطاف علی راحلتہ کلما اتی علی الرکن استلم الرکن بمحجن فلما فرغ من طوافہ اناخ فصلی رکعتین (رواہ ابوداؤد کتاب الحج باب الطواف الواجب ۲/۷۷)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ علیل تھے۔ پھر آپؐ نے اپنی سواری پر (بیٹھ کر) طواف کیا، جب بھی آپؐ رکن پر آتے تو اپنی چھڑی سے استلام کرتے۔ پھر جب آپؐ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنے اونٹ کو بٹھایا۔ پھر آپ نے دو۲ رکعت نماز پڑھی۔

اس حدیث سے اترنا ثابت ہوتا ہے لیکن یہ حدیث یزید ابن ابی زیاد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اگر ہم اس حدیث کو صحیح بھی مان لیں تو حضرت عکرمہؓ کا مطلب یہ ہے طواف کرنے کے بعد زمزم پر گئے اور نہیں اُترے۔ کیونکہ طواف کرنے کے بعد زمزم پر جایا جاتا ہے۔ (مسند امام احمد وسندہ جید بلوغ جزء ۱۲ صفحہ ۱۳۵) لہٰذا شبہ جو ہو سکتا تھا وہ دور ہو گیا۔ اب اس وضاحت کے بعد کوئی دھوکا نہیں دے سکتا۔

غلط فہمی

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری خاتون کے ہاں کھڑے ہو کر ایک لٹکی ہوئی مشک سے پانی پیا۔

ازالہ

پہلے قارئینِ کرام حدیث اور اس کی عبارت ملاحظہ فرمایئے :-

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں :-

ان النبی صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ علی امرأۃ من الانصار وعندھا قربۃ معلقۃ فاجتبذ بھا فشرب وھو قائمٌ (رواہ احمد ورجالہ ثقات ومجمع الزوائد ۵/۷۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری خاتون کے ہاں داخل ہوئے ان کے ہاں ایک مشک لٹکی ہوئی تھی۔ آپ نے اس مشک کو اپنی طرف کھینچا پھر آپ نے پیا۔ اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

اس حدیث میں انقطاع اور ضعف ہے۔ (۱) محمد بن مسلم بن سوسن الطائفی اور عبدالرحمٰن بن قاسم کی ملاقات میں شبہ ہے۔ (۲) ہیشم بن جمیل اگرچہ ثقہ ہیں مگر ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا جس کے سبب ان کی احادیث چھوڑ دی گئی تھیں۔ (تقریب) مزید براں یہ حدیث فعلی ہے اور فعلی حدیث قولی حدیث کے سامنے حجت نہیں ہوتی۔

غلط فہمی

حضرت اُمّ سُلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے :-

ان النّبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیھا وفی بیتھا قربۃ معلقۃ قال فشرب من القربۃ قائمًا قال فعمدت اِلی القربۃ فقطعتھا (رواہ احمد والطبرانی ۲۵/۱۲۷ وفیہ البراء بن زید ولم یضعفہ احمد وبقیۃ رجالہ رجال الصحیح ومجمع الزوائد ۵/۷۹)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں داخل ہوئے اور ان کے گھر میں مشک لٹکی ہوئی تھی۔ کہتے ہیں: میں نے اس مشک کی طرف ارادہ کیا۔ پھر میں نے اس کا منہ کاٹ کر کھول دیا۔

اسی حدیث میں طبرانی کبیر میں درجِ ذیل الفاظ بھی روایت کئے گئے ہیں :-

فقام الیھا فشرب من فمھا فقامت الی فم القربۃ فقطعتھا (رواہ الطبرانی فی الکبیر ۲۵/۱۲۷)

حضرت اُمِّ سُلیم مشک کے منہ کی طرف کھڑی ہوئیں اور انہوں نے مشک کا منہ کھول دیا۔ پھر آپ نے مشک کے منہ سے پانی پیا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہوئے تھے۔

یہ حدیث "براٴبن زید" کی وجہ سے ضعیف ہے۔ علّامہ ہیثمی لکھتے ہیں کہ :۔ براٴبن زید کو کسی نے ضعیف کہا ہے اور نہ ثقہ۔ لیکن ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ کی بات صحیح نہیں، امام احمد، ابن معین، امام نسائیؒ اور ابوالولید نے ضعیف، متروک اور غیر محفوظ کہا ہے (میزان) ابن حزم نے مجہول اور ابنِ حبان نے ثقہ کہا ہے (تہذیب) ابنِ حجر مقبول کہتے ہیں (تقریب)

مندرجہ بالا احادیث سے درجِ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں :۔

① کھڑے ہوکر پینا۔ ② مشک کے دہانے سے پینا۔ ③ مشک کے دہانے کو نیچے لٹکا کر پینا۔

نمبر① کے بارے میں ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ نمبر② اور نمبر③ کا مسئلہ صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کے صریحاً خلاف ہے۔

نھی رسول اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن الشرب من فی السقاء (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کے دہانے سے پینے سے منع فرمایا ہے۔

نھی رسول اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عن اختناث الاسقیۃ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشک کے دہانے کو نیچے لٹکا کر پینے سے منع فرماتے ہیں۔

ان احادیث سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہوکر پینا، مشک کے دہانے سے پینا اور مشک کے دہانے کو نیچے لٹکا کر پینے سے آپ نے منع فرمایا ہے تو آپ خود کیسے پی سکتے ہیں۔

غلط فہمی حضرت کبشہ انصاری رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کو امام ترمذی نے صحیح کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ لہٰذا کھڑے ہوکر پی سکتے ہیں۔

ازالہ حضرت کبشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کو امام ترمذیؒ نے ۴/۲۷ پر اور امام ابنِ ماجہؒ نے ۲/۱۱۳۲ پر روایت کیا۔ حدیث صحیح ہے مگر منسوخ ہے۔ کیونکہ حدیث فعلی ہے۔

غلط فہمی "مسلم بن بُدیل نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کھڑے ہوکر پینے کے بارے میں معلوم کیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر بیٹھ کر پیا اور لوگوں نے آپ کے سامنے کھڑے ہوکر پیا۔"

اس حدیث سے کھڑے ہوکر پینا اور بیٹھ کر پینا دونوں طریقے صحیح ہوئے۔

ازالہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث درجِ ذیل ہے۔ مسلم بن بُدیل نے حضرت ابوہریرہؓ سے کھڑے ہوکر پینے کے بارے میں معلوم کیا تو حضرت ابوہریرہؓ نے جواب دیا :۔

یا ابن اخی رأیتُ رسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عقل راحلتہ وھی مناخۃ وانا اٰخذ بخطامھا زمامھا واضعًا رجلی علی یدھا فجاء نفر من قریش فقاموا احولہ فاتی رسول اللہ

اے میرے بھائی کے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کو باندھا اس حال میں کہ اونٹنی کو بٹھاتے ہوئے اور میں آپ کی سواری کی مہار پکڑے ہوئے تھا۔ میرا ایک پیر اس کے ہاتھ پر تھا۔ پھر قریش کی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بانَاءٍ من لبن وفشرب وَهُوَ على راحلته ثم ناول الذی يليه عن يمينه فشرب قائمًا حتّٰی شرب القوم كلهم قيامًا (رواه احمد واسناده صحيح ۱۳/۲۶۷ احمد محمد شاکر)

ایک جماعت آئی اور آپ کے اِرد گرد کھڑی ہوگئی۔ پھر آپ کے پاس ایک برتن جس میں دودھ تھا لایا گیا۔ پھر آپ نے دودھ پیا اس حال میں کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔ پھر جو دائیں طرف آپ کے قریب تھا آپ نے دودھ اس کو دیدیا۔ پھر اس نے پیا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا حتّٰی کہ تمام لوگوں نے کھڑے ہو کر پیا۔

مندرجہ بالا حدیث کی سند میں "مسلم بن بُدیل" راوی کو حسینی نے مجہول اور ابن حبّان نے ثقہ کہا ہے۔ (رواہ احمد ۱۳/۲۶۷ احمد محمد شاکر) دوسرے ائمہؒ نے ضعیف کہا ہے اور نہ ثقہ۔ اس راوی نے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی حدیث کی مخالفت کی ہے۔ صحیح بخاری کے الفاظ جو خود حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کئے ہیں اُقْعُدْ فَاشْرَبْ یعنی (لے ابو ہریرہؓ) بیٹھ جاؤ پھر پیو۔ صحیح مسلم کے الفاظ اِجْلِسْ فَاشْرَبْ یعنی بیٹھ جاؤ پھر پیو، کے خلاف ہے۔

اُقْعُدْ فَاشْرَبْ، اِجْلِسْ فَاشْرَبْ کے الفاظ بڑے بڑے ائمہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ مسلم بن بُدیل جو کہ صرف مقبول ہے لفظ "قَائِمًا" روایت کرکے بڑے بڑے ائمہؒ کی مخالفت کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ احمد محمد شاکر اس حدیث کو صحیح کہہ گئے۔ الغرض پانی یا دودھ بلکہ ہر چیز بیٹھ کر پی جائے بس یہی حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ مزید برآں یہ حدیث بھی فعلی ہے۔

غلط فہمی بعض حضرات کہتے ہیں کہ علماء کا بیان ہے۔ ہم کھڑے ہو کر اس لئے کھاتے پیتے ہیں کہ یہ چیز بھی ثابت شدہ ہے اور علماء حضرت انسؓ سے صحیح سند سے کھڑے ہو کر پینے کی روایت پیش کرتے ہیں۔ لہٰذا کھڑے ہو کر پینا اچھی ہے۔

ازالہ حضرت انس رضی اللہ عنہ والی روایت درج ذیل ہے۔

(۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب قائمًا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔

(رواہ ابو یعلی ۵/۲۹۰ والبغوی فی شرح السنۃ ۱۱/۳۸۵ ومجمع الزوائد ۵/۷۹)

(۲) ایک اور روایت جو حضرت انسؓ سے ہی مروی ہے:۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب قائمًا وعلی یمینہ اعرابی وعن شمالہ ابوبکر فاعطاہ اعرابی وقال الایمن فالایمن۔ (رواہ ابو یعلی ۶/۲۹۱ والبغوی فی شرح السنۃ ۱۱/۳۸۵ وسندہ حسن)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا۔ اس حال میں کہ آپ کی دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب ابو بکرؓ آپ نے دیہاتی کو دیدیا اور فرمایا سیدھی طرف والا (حقدار ہے) سیدھی طرف والا (حق دار ہے)۔

(۳) ایک اور روایت حضرت انسؓ سے ہی مروی ہے:۔

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بلبنٍ قد شیب بماءٍ وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابوبکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن (رواہ البغوی فی شرح السنۃ ۱۱/۳۸۵)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسا دودھ لایا گیا جس میں پانی ملایا گیا تھا۔ آپ کی دائیں جانب ایک دیہاتی تھا اور بائیں جانب ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے۔ پھر آپ نے پیا۔ پھر آپ نے (بچا ہوا دودھ) دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا سیدھی

طرف والا (حق دار ہے)۔

امام بغوی کہتے ہیں :۔ ③ حدیث متفق علی صحة اخرجه محمد بن اسمٰعیل و اخرجه مسلم عن یحییٰ بن یحییٰ کلاھما عن مالك (شرح السنة $\frac{11}{385}$) یعنی حدیث ③ کی صحت متفق علیہ ہے (کیونکہ) اس حدیث کو امام محمد بن اسمٰعیل بخاری اور امام مسلم نے یحییٰ بن یحییٰ اور پھر ان دونوں نے امام مالک سے روایت کیا ہے۔

حدیث ① اور حدیث ② میں لفظ "قائماً" ابو یعلیٰ اور شرح السنۃ روایت کرتے ہیں :۔ ابو یعلیٰ اور شرح السنۃ میں لفظ "قَائِمًا" مسکین بن بُکیر امام اوزاعی سے روایت کرتا ہے بلکن صحیح بخاری و صحیح مسلم میں عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن یحییٰ، محمد بن عبداللہ نمیر، عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب، مالک بن انس اور عبدالعزیز بن ابی حازم امام اوزاعی سے روایت نہیں کرتے حتیٰ کہ شرح السنۃ میں ابو مصعب بھی لفظ قائماً امام اوزاعی سے روایت نہیں کرتے۔ مزید برآں دارمی $\frac{2}{34}$ میں ابو مغیرہ بھی امام اوزاعی سے لفظ "قَائِمًا" روایت نہیں کرتے یعنی آٹھ ائمہ نے لفظ "قَائِمًا" روایت نہیں کیا صرف مسکین بن بُکیر روایت کرتے ہیں مسکین بن بُکیر صرف صدوق ہیں (تقریب)۔

ثقہ راوی کی زیادتی قبول ہوتی ہے جبکہ زیادتی ثابت ہو جائے اور صحیح حدیث کے خلاف نہ ہو، چہ جائکہ راوی صدوق ہو ثقہ نہ ہو، زیادتی ثقات کے خلاف ہو پھر زیادتی قبول کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لہٰذا علماء کا کھڑے ہو کر پینے کا جواز غلط اور عدم تحقیق کا نتیجہ ہے۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہتے ہیں :۔

رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم شرب قائماً (رواه البزار والطبرانی $\frac{1}{147}$ ومجمع الزوائد وقال الہیثمی رجاله ثقات $\frac{5}{79، 80}$)

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔

علامہ ہیثمی کا رجالہ ثقات کہنا ٹھیک نہیں۔ علی بن عبدالعزیز یعنی غُراب اور اسحٰق بن محمد الفروی پر کلام ہے۔ علاوہ بریں یہ روایت بھی صحیح ترین احادیث کے خلاف ہے لہٰذا ناقابلِ تسلیم ہے۔ یا پھر آپ کا یہ فعل پہلے کا ہوگا۔ لہٰذا یہ حدیث بھی فعلی ہے۔

ایک اور روایت حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہتے ہیں :۔

رأیت النَّبِی صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یشرب وھو قائماً (روه الطبرانی وفیه زیاد بن المنذر وھو متروك و مجمع الزوائد $\frac{5}{79}$)

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اس حال میں کہ آپ کھڑے ہو کر پی رہے تھے۔

زیاد بن المنذر، ابو الجارود الاعمی، الکوفی، رافضی، کذبه یحییٰ بن معین (تقریب) یعنی زیاد بن منذر، ابو الجارود اعمی کوفی رافضی کو یحییٰ بن معین نے کذاب کہا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث جھوٹی ہے۔

اس سلسلہ کی ایک اور روایت ملاحظہ ہو۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں مجھ سے ابو ہریرہؓ نے بیان کیا :۔

انه رای رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یشرب من زمزم قائماً (رواه الطبرانی فی الصغیر والاوسط وفیه جماعة لم اعرفهم مجمع الزوائد)

کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کھڑے ہو کر پیتے ہوئے دیکھا۔

علامہ ہیثمی کہتے ہیں :۔ اس روایت میں پوری ایک جماعت مجہول ہے۔ لہٰذا یہ حدیث باطل ہے۔

قارئین کرام مندرجہ بالا اوراق میں مباحث کو پڑھنے کے بعد یہ چیز اپنے ذہن میں رکھئے کہ کھڑے ہوکر پینے کی احادیث فعلی ہیں اور بیٹھ کر پینے کی احادیث قولی ہیں۔ یہ اصول مسلّم ہے کہ جب قولی اور فعلی احادیث میں کسی قسم کا تضاد ہو تو ہم قول پر عمل کریں گے اور فعل کو چھوڑ دیں گے۔

حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑنا گناہ ہے اور حکم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں فعل کو چھوڑنا گناہ نہیں ہے۔ پھر فعلی احادیث میں کوئی حدیث ضعیف ہے، کوئی باطل، کوئی منقطع اور کوئی حدیث صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ لیکن قولی احادیث تمام کی تمام صحیح ہیں اور متن و مضمون کے لحاظ سے سب ہم آہنگ علاوہ بریں قولی احادیث میں بیٹھ کر پینے کا واضح حکم ہے۔ پھر ذخیرہ احادیث میں یہ کہیں نہیں ملے گا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوکر پینے کا حکم دیا ہو یا اجازت دی ہو۔ مگر اس کے برعکس یہ حکم بالبداہت ملتا ہے کہ بیٹھ کر پیو، الغرض ہر حال میں بیٹھ کر پینا ہوگا۔

آثار

موطأ امام مالک میں ہے :۔

انه بلغه ان عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وعثمان بن عفّان کانوا یشربون قیاما۔ (رواه الموطا ۔ ۲/۹۲۵)

امام مالک کو یہ خبر پہنچی کہ عمر بن خطاب، علی ابن ابی طالب اور عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کھڑے ہوکر پیا کرتے تھے۔

یہ روایت بے سند ہونے کی وجہ سے باطل ہے۔

ان عائشة ام المؤمنین وسعد بن ابی وقاص کانا لایریان یشرب الانسان وھو قائم بأسًا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت سعدؓ کسی انسان کے کھڑے ہوکر پینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

(رواه المؤطا $\frac{۲}{۹۲۶}$ ورواه ابن ابی شیبہ)

یہ امام زہری کا منقطع قول ہے۔ امام زہری عروہ بن زبیر سے اور عروہ بن زبیر حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ لہٰذا یہ سند یہاں نہیں ہے منقطع ہے۔

ابو جعفر قاری کہتے ہیں :۔

رأیت عبد الله بن عمر یشرب قائمًا (موطا امام مالک) میں نے عبد اللہ بن عمرؓ کو کھڑے ہوکر پیتے ہوئے دیکھا۔

یہ کوئی حدیث نہیں ہے۔ عبد اللہؓ کا فعل ہے، صحیح احادیث کے خلاف ہے۔ لہٰذا غلطی پر محمول کیا جائے گا۔

مسلم کہتے ہیں :۔

رأیت ابن عمر یشرب قائمًا (رواه ابن ابی شیبہ $\frac{۵}{۵۱۴}$) میں نے ابن عمرؓ کو کھڑے ہوکر پیتے ہوئے دیکھا۔

یہ اثر ضعیف ہے عمرو بن عبید بن باب متروک ہے۔ (تہذیب)

سعید بن المسیب کہتے ہیں :۔

ابن عمر انه شرب من قربة وھو قائم (حوالہ مذکور) حضرت ابن عمرؓ نے ایک مشک سے کھڑے ہوکر پیا۔

یہ اثر ضعیف ہے" شریک بن عبداللہ صدوق یخطی کثیراً تغیر حفظہ منذ ولی القضاء الکوفہ" (تقریب) شریک بن عبداللہ صدوق ہیں، غلطیاں بہت کرتے ہیں جب سے کوفہ کے قاضی بنے حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

جربن صباح کہتے ہیں :-

سأل رجل ابن عمر فقال ما تریٰ فی الشرب قائماً فقال ابن عمر انی اشرب وانا قائم واکل وانا امشی (حوالہ مذکور)

ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں معلوم کیا کہ آپ کا کھڑے ہو کر پینے کے سلسلہ میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عمرؓ نے کہا: میں پیتا ہوں اس حال میں کہ میں کھڑا ہوتا ہوں میں کھاتا ہوں اس حال میں کہ میں چلتا رہتا ہوں۔

اصل بات یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ممانعت والی حدیث نہیں سنی جیسا کہ علامہ ابن حزم کہتے ہیں:-

وذکر لابن عمر قول ابی ھریرۃ فقال لم اسمع (المحلی ابن حزم ۷/۵۱۹)

حضرت ابوہریرہؓ کا قول ابن عمرؓ سے بیان کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا میں نے (ابوہریرہؓ والی حدیث) نہیں سنی۔

حضرت ابوہریرہؓ والی احادیث پہلے ص۲ پر گذر چکی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمایئے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پہنچی یا انہوں نے نہیں سنی ورنہ ایسا مسئلہ ہرگز نہ بتاتے۔

اس اثر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شروع زمانے میں کھڑے ہو کر کھایا پیا جاتا ہوگا۔ پھر بعد میں ممانعت کی گئی ہوگی۔ ممانعت کی حدیث ابنِ عمرؓ کو نہیں پہنچی ہوگی۔

اسی طرح اور موقعوں پر بھی ابن عمرؓ حدیث نہ پہنچنے کے سبب ایسے کام کر رہے تھے جن کی ممانعت کر دی گئی تھی مگر حدیث ملنے پر رجوع کر لیا کرتے تھے۔ مثلاً

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ خبر پہنچی کہ حضرت رافع بن خدیجؓ زمین کو بٹائی پر دینے سے منع کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے رافع بن خدیجؓ سے ملاقات کی اور کہا۔

قد علمت انا کنا نکری مزارعنا علی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بما علی الاربعاء (صحیح بخاری)

آپ جانتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں اپنے کھیت وغیرہ کرایہ پر یعنی بٹائی پر دیا کرتے تھے۔

ثم خشی عبد اللہ ان یکون النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد احدث فی ذٰلک شیئاً لم یکن یعلمہ فترک کراء الارض (صحیح بخاری)

پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو یہ خدشہ ہوا کہ ہو سکتا ہے اس سلسلہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (بعد میں جس کا علم انہیں نہیں ہوا کوئی نیا حکم دیا ہو پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے زمین بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

حضرت عبداللہؓ گھریلو سانپوں کو مار دیا کرتے تھے۔ جب حضرت ابولبابہؓ نے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بتائی تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ فوراً باز آ گئے۔ (صحیح بخاری)

ممانعت والی دونوں حدیثیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو جب تک نہیں پہنچی تھیں وہ عمل کرتے رہے، جب ممانعت کی حدیث پہنچی تو فوراً رجوع کر لیا۔ اسی طرح جب تک کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت والی حدیث نہیں پہنچی تو وہ کھڑے ہو کر پیتے رہے اور جیسے ہی ممانعت والی حدیث پہنچی تو حضرت ابن عمرؓ نے فوراً رجوع کیا ہو گا جس طرح ابوہریرہؓ کا قول ابن عمرؓ سے بیان کیا گیا تو ابن عمرؓ تو ابن عمرؓ نے کہا کھڑے ہو کر پینے کی ممانعت میں نے نہیں سنی۔

ابوالمعارک کہتے ہیں :۔

سألت اباهريرة عن شرب الرجل وهو قائم قال لاباس به (رواه ابن شيبة $\frac{5}{514}$)

میں نے ابوہریرہؓ سے آدمی کے کھڑے ہو کر پینے کے بارے میں معلوم کیا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کا قول خود ان کی بیان کردہ مرفوع صحیح حدیث کے خلاف ہے جو پہلے گذر چکی ہے۔ مزید برآں یہ ابوالمعارک کون ہے معلوم نہیں۔ ابوالمعارک مجہول ہے لہٰذا یہ اثر مردود ہے۔

کھانا بیٹھ کر کھانا چاہیئے

جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر پینے کا حکم دیا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر کھانے کا بھی حکم دیا ہے۔

کھڑے ہو کر کھانے کی ممانعت ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

(۱) نهى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عن الاكل قائمًا (رواه البزار وابو يعلى باختصار رجاله ثقات قال الهيثمى مجمع الزوائد $\frac{5}{25}$ والاحاديث العالية $\frac{2}{319، 321}$ وسكت عليه البوصيرى)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں :۔

ان النَّبِىَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نهى ان يشرب الرّجل قائمًا فقيل الاكل؟ قال ذاك اشرّ (رواه الترمذى وصححه $\frac{2}{265}$)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص کھڑے ہو کر پیئے۔ آپ سے کہا گیا (کھڑے ہو کر) کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا وہ زیادہ بُرا ہے۔

مندرجہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر کھانے اور پینے کی سخت ممانعت ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا بُرا کام ہے۔

بیٹھ کر کھانے کا حکم ہے

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :۔

(۳) قال رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجلس يا بُنىّ وسمّ الله وكل بيمينك كل مما يليك قال فوالله ما زالت اكلتى بعد (موارد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا بیٹھ جاؤ اور اے میرے بیٹے اللہ کا نام لو اور سیدھے ہاتھ سے کھاؤ مزید برآں اپنے قریب سے کھاؤ۔ کہتے ہیں پھر اس کے بعد میرا

الظمان ص۳۲۶ وسندہ صحیح) کھانا یہی رہا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر کھاتے تھے

حضرت عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں :-

④ قلت یا رسول اللہ کل جعلنی اللہ فداك. متكئاً فانه اهون علیك فاصغى برأسه حتى كادان تصيب جبهته الارض قال لا بل آكل كما يأكل العبد و اجلس كما يجلس العبد (رواه شرح السنة ۱۱/۲۸۷ وسندہ صحیح)

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کردے آپ ٹیک لگا کر کھائیے کیونکہ یہ چیز آپ پر آسان ہے۔ آپ نے اپنا سر جھکایا قریب تھا کہ آپ کی پیشانی زمین پر لگ جاتی۔ پھر آپ نے فرمایا: میں کھاتا ہوں جس طرح ایک بندہ کھاتا ہے اور (میں کھانے وقت) بیٹھتا ہوں جس طرح ایک بندہ بیٹھتا ہے۔

⑤ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم شاة فجثى رسول الله صلى الله عليه وسلم على ركبتيه يأكل فقال اعرابي ماهذه الجلسة فقال ان الله جعلني عبداً كريماً ولم يجعلني جباراً عنيداً (رواه ابن ماجه ۲/۱۰۸۶ واسنادہ صحیح ومجمع الزوائد وفتح الباری ۹/۵۴۱)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک بکری ہدیہ میں دی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوزانو بیٹھ کر کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا (دوزانو) بیٹھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے باعزت بندہ بنایا ہے اور مجھے جبار و سرکش نہیں بنایا۔

⑥ انه رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا أكل احتفز وقال آكل كما يأكل العبد و اجلس كما يجلس العبد فانما انا عبد (شرح السنة ۱۱/۲۸۶ وسندہ صحیح ولہ شواہد)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھاتے تو دوزانو بیٹھ کر کھاتے اور فرماتے تھے کہ میں کھاتا ہوں جس طرح ایک بندہ کھاتا ہے اور میں بیٹھتا ہوں (کھاتے وقت) جس طرح ایک بندہ بیٹھتا ہے۔ (کیونکہ) میں تو صرف ایک بندہ ہوں۔

⑦ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

أُتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر فرأيته يأكل وهو مقعٍ من الجوع شرح السنة (صحیح مسلم کتاب الاشربۃ، کنز العمال ۱۵/۲۵۰)

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھجوریں لائی گئیں۔ میں نے دیکھا آپ بھوک کے سبب کھا رہے تھے اس حال میں کہ آپ دوزانو بیٹھے ہوئے تھے۔

مندرجہ بالا احادیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوئیں :-

① رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ② رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر کھانے کا حکم دیا ہے۔ ③ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی بیٹھ کر کھایا کرتے تھے۔

یعنی آپ کا قول، آپ کا فعل دونوں موجود ہیں۔ پھر آدمی کس دلیل کی بنیاد پر کھڑے ہو کر کھاتا اور پیتا ہے؟ الغرض کھڑے ہو کر کھانا حرام ہے۔ خبیث ہے اور موجب گناہ ہے۔

وہ احادیث جن میں کھڑے ہو کر کھانے کا ثبوت ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں :-

(١) كنا نأكل على عهد رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عليه وسلم ونحن نمشي ونشرب ونحن قيام (رواه الترمذي وصححه ٤/٢٦٥)

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں کھایا کرتے تھے اس حال میں کہ ہم چلتے پھرتے اور ہم پیا کرتے تھے اس حال میں کہ ہم کھڑے ہوتے تھے۔

(۱) حضرت ابن عمرؓ کو ممانعت کی حدیث نہیں پہنچی ہوگی۔ (۲) جب ابن عمرؓ سے ابوہریرہ کے قول کا ذکر کیا گیا کہ ابوہریرہؓ منع کرتے ہیں کہ کھڑے ہو کر کھایا جائے یا پیا جائے تو ابن عمرؓ نے کہا: لَمْ اَسْمَعْ (المحلی) میں نے ممانعت کی حدیث نہیں سنی۔ لہٰذا حضرت ابن عمرؓ کا یہ قول لاعلمی پر محمول کیا جائے گا۔

(٢) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں:۔

دخل رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حائطًا بعض الانصار فجعل يتناول من الرطب فياكلوا وهو يمشي وانا معه فالتفت الىّ فقال يا ابن عبّاس لا تأكل باصبعين فانها اكلة الشيطان وكل بثلاثة اصابع (رواه الطبراني في الكبير ١١/١٢٦ وسنده ضعيف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض انصار کے باغ میں داخل ہوئے۔ پھر آپ کھجوریں کھانے لگے۔ آپ کھا رہے تھے اس حال میں کہ چل رہے تھے اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ آپ نے میری طرف دیکھا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن عباس تم دو انگلیوں سے نہ کھاؤ، تین انگلیوں سے کھاؤ کیونکہ (دو انگلیوں سے کھانا) شیطانی کھانا ہے۔

اس حدیث میں دو علتیں ہیں:۔ (١) اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ ضعیف ہیں۔ (٢) عثمان بن صالح پر بھی کلام ہے۔ (رواہ الطبرانی فی الکبیر ١١/١٢٦) مزید برآں یحییٰ بن عثمان بن صالح کا حال (تہذیب التہذیب ١١/٢٥٧ وغیرہ پر) دیکھئے۔ تکلموا فیہ (تہذیب) یعنی ائمہ نے اس پر کلام کیا ہے۔ لہٰذا یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح احادیث کے خلاف ہے۔

(٣) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں:۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأكل قائمًا وقاعدًا (رواه المطالب العاليه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر کھایا کرتے تھے۔

محمد ابن ابی لیلیٰ ضعیف ہے۔ (تقریب) امام بوصیری کہتے ہیں کہ "یہ حدیث ابن ابی لیلیٰ کی وجہ سے ضعیف ہے اور صحیح احادیث میں کھڑا ہو کر کھانے کی ممانعت ہے۔ (رواہ المطالب العالیہ) الغرض کوئی صحیح مرفوع حدیث ایسی نہیں جس میں یہ ہو کہ کھڑے ہو کر کھاؤ یا کھڑے ہو کر پیو۔ اس کے برعکس صحیح احادیث میں یہ ملتا ہے کہ بیٹھ کر کھاؤ اور بیٹھ کر پیو جس کے دلائل ہم سابقہ اوراق میں دے آئے ہیں۔ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے:۔

حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:۔

ثم قال اجلسوا ووضعت القصعة ثم قال كلوا بسم الله، كلوا من جوانبها ولا تأكلوا من فوقها فان البركة تنزل من فوقها (رواه الحاكم في مستدرك صححه هو والذهبي ٤/١١٦)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ (جب کھانا) پیالہ میں رکھ دیا جائے تو بیٹھ جاؤ، پھر آپ نے فرمایا: بسم اللہ کہہ کر کھاؤ اس کے کناروں سے کھاؤ اور بیچ میں سے نہ کھاؤ کیونکہ برکت بیچ میں نازل ہوتی ہے۔

"اِجْلِسُوْا" بیٹھ کر کھاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان الفاظ پر عمل کرنا ہے ورنہ آپ کے حکم کی خلاف ورزی دوزخ میں لے جائیگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جماعت المسلمین کی دعوت

ہمارا حاکم	صرف ایک	یعنی :	اللہ تبارک وتعالیٰ	.. اللہ کے سوا کوئی نہیں
ہمارا امام	صرف ایک	یعنی :	محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	.. فرقہ وارانہ امام نہیں
ہمارا دین	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا پسند کردہ دین اسلام	.. فرقہ وارانہ مذہب نہیں
ہمارا نام	صرف ایک	یعنی :	اللہ کا رکھا ہوا نام مسلمین	.. فرقہ وارانہ نام نہیں
بنیادِ محبت	صرف ایک	یعنی :	اللہ تعالیٰ سے تعلق	.. دنیوی تعلقات نہیں
وجہ افتخار	صرف ایک	یعنی :	ایمان باللہ العظیم	.. وطن اور زبان نہیں

اگر آپ ہماری اس دعوت سے متفق ہیں تو ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔
تعارفی پمفلٹ مفت طلب فرمائیں۔

جماعت المسلمین
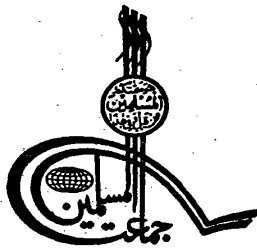
JAMAAT-UL-MUSLIMEEN [INDIA]

[Preaching pure and unadulterated Islam]

www.india.aljamaat.org

Flat #204, Saleem Masood Complex,
Nizam Colony, Toli chowki,
Hyderabad – 500 008 (A.P.)
Cell: 9246343676 / 7396620946